REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم سہ شنبہ

۴ شعبان ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۹/۱۴ | ۲ تبلیغ ۱۳۳۹ھش | ۲ فروری سنہ ۱۹۶۰ء | نمبر ۲۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ یکم فروری بوقت ساڑھے دس بجے صبح

کل حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت بھی عام طبیعت بہتر ہے الحمد للہ۔

احباب حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درد و الحاح کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں۔

پاکستان اور یوگوسلاویہ میں بدھ کو نئے تجارتی سمجھوتے پر دستخط کر دیئے جائیں گے

دونوں ملکوں کے درمیان فنی اور سائنسی معاہدے کی تجویز

لاہور یکم فروری۔ یوگوسلاویہ کے تجارتی وفد کے لیڈر مسٹر میلوس لالووچ نے کل یہاں کہا کہ پاکستان اور یوگوسلاویہ کے درمیان ایک نئے تجارتی سمجھوتے پر بدھ کو کراچی میں دستخط کر دیئے جائیں گے یہ سمجھوتہ دونوں ملکوں کے درمیان تجارت کے تقریباً تمام میدانوں اور باہمی تعاون پر حاوی ہوگا۔ مسٹر لالووچ کل طیارے پر کراچی سے لاہور پہنچے۔ آپ نے پاکستانی حکام سے بات چیت پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وفد کو یہ دیکھ کر خوشی ہوئی ہے کہ پاکستان کی بہت سی مصنوعات یوگوسلاویہ میں درآمد کی جا سکتی ہیں۔ ہمارا وفد پاکستان سے ۱۹۵۴ء کے تجارتی سمجھوتے کی تجدید کے لئے آیا ہے۔ یہ سمجھوتہ اب فرسودہ ہو چکا ہے۔ اور تجارت کے تمام میدانوں پر حاوی نہیں ہے۔ نئے سمجھوتے کے تحت دونوں ملکوں کے درمیان بہت سی مصنوعات کی تجارت ہوگی۔ اس سے قبل صرف سات آٹھ اشیاء پاکستان سے یوگوسلاویہ برآمد کی جاتی تھیں۔ مسٹر لالووچ نے کہا کہ بات چیت کے دوران میں دونوں ملکوں کے درمیان فنی اور سائنسی معلومات کے تبادلے کے سوال پر بھی غور کیا گیا۔ ہم نے پاکستان اور یوگوسلاویہ کے درمیان ماہروں کے تبادلے نیز فنی اور سائنسی تعاون کے سمجھوتے کا ایک مسودہ بھی پاکستانی حکام کو پیش کیا ہے۔ اور وہ اس پر غور کر رہے ہیں۔ یوگوسلاوی لیڈر نے توقع ظاہر کی کہ ماہرین اور سائنس دانوں کا تبادلہ دونوں ملکوں کی ترقی اور خوشحالی میں بہت زیادہ معاون ہوگا۔ انہوں نے بتایا کہ یوگوسلاویہ کے متعدد ماہر پہلے ہی پاکستان کے متعدد منصوبوں پر کام کر رہے ہیں۔ یوگوسلاوی انجینئر ان علاقوں کا طبقاتی جائزہ بھی لے رہے ہیں۔ جہاں منگلا بند اور تربیلا بند تیار کئے جائیں گے۔

غذائی خود کفالت کیلئے حکومت مؤثر اقدامات کر رہی ہے

(جنرل اعظم)

لاہور یکم فروری۔ پاکستان کے وزیر خوراک و بحالیات لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں نے کل یہاں کہا کہ ملک کو خوراک کے معاملے میں خودکفیل بنانے کے لئے حکومت مؤثر اقدامات کر رہی ہے۔ لیفٹیننٹ جنرل اعظم خاں مشرقی پاکستان کے دورے کے بعد کل ڈھاکہ سے لاہور واپس پہنچ گئے۔ آپ نے ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں جس زمین کی آبپاشی کا انتظام نہیں ہے۔ اس کے چپہ چپہ پر کھیتی باڑی کا انتظام کیا جائے گا۔ خواہ وہ زمین کیسی بھی ہو ایسی زمین کے متعلق اعداد و شمار مرتب کئے جا رہے ہیں۔ اور ان کے حاصل ہوتے ہی اس سلسلہ میں ضروری اقدامات کر لئے جائیں گے۔ آپ نے کہا کہ خوراک اور زراعت کے محکموں کے اعلیٰ افسروں کے درمیان رابطہ قائم کرنے کے لئے ان کے جلسوں کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ تاکہ وہ فی ایکڑ پیداوار بڑھانے کے منصوبے تیار کر سکیں۔

وزیر خوراک نے کہا کہ غذائی مسئلہ حل کرنے کے سلسلہ میں مشرقی پاکستان کے عوام میں بڑا جوش و خروش ہے۔ مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ وہ پیداوار بڑھانے اور اپنی ضرورتیں اندرون ملک سے پوری کرنے کے سلسلہ میں اپنا کردار ادا کرنے کو تیار ہیں۔ مشرقی پاکستان میں میرے قیام کے دوران میں اعلیٰ سطح کی کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔ تاکہ غلہ کی پیداوار بڑھانے کے لئے سکیمیں مرتب کی جا سکیں۔ جنرل اعظم خاں نے خیال ظاہر کیا کہ اس سلسلہ میں پرجوش مساعی بارآور ثابت ہو سکتی ہیں۔ اور ملک فراوانی کی منزل مقصود تک پہنچ سکتا ہے۔

ملک میں آبادکاری اور بحالی کے کام کی رفتار پر تبصرہ کرتے ہوئے جنرل اعظم خاں نے کہا کہ متروکہ املاک اور دعویداروں کے لئے مکانوں کی قرعہ اندازی کا کام ایک ساتھ جاری ہے۔ آپ نے کہا کہ مشرقی پاکستان میں مقیم مہاجروں کے دعاوی کے تصفیہ کے لئے ایک سکیم تیار کی گئی ہے۔ جس کے تحت انہیں مغربی پاکستان میں معاوضہ دیا جائے گا۔

بس الٹنے سے ۴۲ مسافر ہلاک

بگوٹا (کولمبیا) یکم فروری۔ بگوٹا کے شمال مشرق میں ایک سو چالیس میل کے فاصلہ پر سینٹوا نارٹن کے قریب ایک بس الٹ جانے کی وجہ سے ۴۲ اشخاص ہلاک ہو گئے اس بس میں کل ستر مسافر سفر کر رہے تھے۔

بروہی آج دہلی روانہ ہونگے

کراچی یکم فروری۔ بھارت کے لئے پاکستان کے نامزد سفیر مسٹر اے کے بروہی سفارت کا عہدہ سنبھالنے کے لئے آج پی۔ آئی۔ اے کے طیارہ کے ذریعہ ایک بجے بعد دوپہر دہلی روانہ ہوں گے۔ آپ کی اہلیہ چند روز بعد وہاں پہنچیں گی۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ر فروری ۱۹۶۰ء

اسلامی آئین

ایک معاصر رقمطراز ہے کہ:-

"صدر مملکت نے فرید پور میں سوال و جواب کی ایک مجلس میں پھر اس بات کا یقین دلایا کہ نیا آئین جمہوری اور اسلامی ہوگا۔ انہوں نے کہا ایسا نہ ہوا تو پاکستان کی بنیاد ہی ختم ہو جائیگی انہوں نے کہا کہ اسلام ایک ترقی پسند اور متحرک مذہب ہے اور تمام زمانوں کے لئے ہے اور وہ ترقی کی راہ میں رکاوٹ نہیں ہے۔ اسلامی دستور کا مقصد یہ نہیں ہے کہ وہ ہمیں پیچھے دھکیل لے جائے بلکہ اسلام ہمیں دنیا کی ترقی یافتہ قوموں کے دوش بدوش کھڑا کرنے کے قابل بنا سکے گا۔

صدر مملکت نے جس بنیاد پر اسلامی آئین کی ضرورت کا اعتراف کیا ہے۔ وہ ایک ایسی بنیاد ہے جس سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ برصغیر کے مسلمانوں نے پاکستان کے لئے صرف اس لئے جدوجہد کی تھی اور وہ اپنے راہنما کے پرچم تلے جمع ہوئے تھے کہ انہیں بتایا گیا تھا کہ پاکستان اس لئے حاصل کیا جا رہا ہے کہ مسلمان اسلام کے اصولوں کے مطابق اپنی اجتماعی زندگی گزار سکیں اگر انہیں غیر اسلامی آئین کے تحت ہی زندگی گزارنی ہوتی تو پھر اس جدوجہد اور ملک کو تقسیم کرنے کے لئے غیر مسلموں سے جنگ مول لینے کی کوئی ضرورت ہی نہ تھی اب اگر پاکستان میں اسلامی آئین نافذ نہیں ہوتا تو اس کے دوسرے معنی یہ ہیں کہ جس بنیاد پر ہم نے غیر مسلموں سے جنگ لڑ کر یہ خطہ زمین حاصل کیا تھا اسے خود اپنے ہاتھوں ڈھا دیتے ہیں اور یہ بات مسرت انگیز ہے کہ صدر مملکت کو اس حقیقت کا بخوبی احساس ہے ماضی میں اس ملک کے ایسے سربراہ بھی گزرے ہیں جو اس بدیہی حقیقت کے احساس سے تہی دامن تھے"۔

صدر مملکت نے جو کچھ کہا ہے وہ بالکل صحیح ہے اور معاصر نے اس پر تبصرہ کیا ہے وہ بھی صحیح ہے اس میں معاصر کا یہ کہنا بھی کہ صدر مملکت نے جس بنیاد پر اسلامی آئین کی ضرورت کا اعتراف کیا ہے وہ ایک ایسی بنیاد جس سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا" بڑی حد تک صحیح ہے۔ پاکستان مسلمانوں کے لئے ایک جدا مملکت کے طور پر اس لئے حاصل کیا گیا ہے کہ اس میں مسلمان قوم اپنے رجحانات کے مطابق آزادی سے زندگی بسر کرے اور اس میں کوئی بیرونی رکاوٹ دخل انداز نہ ہو۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ مسلمان یہاں اسلام کے مطابق زندگی بسر کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے انہوں علیحدہ وطن کا مطالبہ کیا۔ تاہم محض اس بات پر زور دینا کہ چونکہ پاکستان اسی لئے حاصل کیا گیا ہے۔ اس لئے یہاں اسلامی آئین نافذ ہونا چاہیئے۔ یہ کوئی اہم بات نہیں ہے اور اگر یہ کبھی اہم تھی تو اب جبکہ پاکستان بن گیا ہے اور اس میں مسلمانوں کی اکثریت ہے جو اپنی قسمت اپنے دینی رجحانات کے مطابق ڈھال سکتے ہیں تو سب سے بڑی وجہ جو یہاں اسلامی آئین کے نفاذ کے لئے دی جانی چاہیئے وہ یہ ہے کہ ہم مسلمان ہیں اور ہماری اس سرزمین میں اکثریت ہے اللہ تعالےٰ نے ہمیں اس سرزمین میں اقتدار عطا کیا ہے اسلئے مسلمانوں کو چاہیئے کہ یہاں اسلامی آئین نافذ کریں اور اس کے مطابق زندگی بسر کرنے کی کوشش کریں

صدر مملکت نے جو یہ فرمایا ہے کہ اگر پاکستان کا آئین جمہوری اور اسلامی نہ ہوا تو پاکستان کی بنیاد ہی ختم ہو جائے گی۔ اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ مسلمانوں کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے ایک خطہ ارضی ایسا دیا ہے جو کلی طور پر ان کے تصرف میں ہے اور اس لئے ضروری ہو گیا ہے کہ یہاں جمہوری اور اسلامی آئین نافذ کیا جائے ورنہ مسلمانوں کا یہاں اکثریت میں ہونا اور کلی طور پہ اقتدار پر قابض ہونا قطعاً سود مند نہیں ہے اور پاکستان کو ایک اسلامی مملکت کہنا درست نہیں رہتا صرف یہ دلیل بار بار دہرانا کہ چونکہ پاکستان اس لئے حاصل کیا گیا تھا کہ مسلمان یہاں اسلامی آئین نافذ کرنا چاہتے تھے ایک محدود دلیل ہے بالفرض اگر اس غرض کے لئے پاکستان نہ بھی حاصل کیا گیا ہوتا اور یہاں مسلمانوں کی ویسی ہی اکثریت ہوتی جیسی کہ اب ہے تو کیا پھر یہاں اسلامی آئین نافذ کیا جانا یا نہ کیا جانا برابر ہوتا۔ اسلئے اب یہ بہترین دلیل نہیں رہی بلکہ اس کے ساتھ بعض تلخیاں بھی لگی ہوئی ہیں مثلاً بعض لوگ جو اب اسلامی آئین پر غیر ضروری طور پر مصر نظر آتے ہیں پاکستان بننے سے پہلے خود پاکستان کے تصور کے ہی خلاف تھے حالانکہ ان میں سے اکثر دین کے بظاہر بڑے حامی ہیں اور اسلام کے شیدائی ہیں۔

خاص کر ایسے لوگوں کو جن کی نیت پر بھی شبہ کرنے کی ضرورت نہیں اور جن کو اسلام کا خیرخواہ سمجھتے ہیں ہمیں کوئی نقصان نہیں چاہیے کہ وہ ایسی دلیل سے احتراز کریں جس سے خود ان کے سابقہ موقف پر حرف آتا ہو۔۔

. . . .

. . . . کیونکہ حقیقی دلیل کہ یہ مسلمانوں کا ملک ہے اسلئے یہاں اسلامی اصولوں کے مطابق آئین بنایا جائے ایسی دلیل ہے جس سے کوئی مسلمان انکار نہیں کر سکتا اور اسلئے یہ کافی دلیل ہے اور کسی گزشتہ موقف کے حوالہ دینے کی اس میں ضرورت نہیں۔ ہر مسلمان خواہ وہ کسی سکول سے تعلق رکھتا ہو اسلامی آئین کے حق میں ہے اور کوئی نام کا مسلمان بھی اس کی مخالفت نہیں کر سکتا۔ اور ہمیں یقین ہے کہ صدر مملکت نے اسی حقیقت کو محسوس کر کے کہا ہے جو کہا ہے۔ ایک ایسے ملک میں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے سوائے اسلامی آئین کے دوسرا کوئی آئین نافذ ہی کس طرح ہو سکتا ہے۔ ہم صرف منفی پہلو سے نہیں کہتے۔ بلکہ مثبت پہلو کے لحاظ سے کہتے ہیں کہ ہر مسلمان کی قدرتی خواہش ہے کہ اسلام جملہ ادیان پر غالب آئے اور تمام مسلمان اسلام پر عمل پیرا ہوں اور یہاں ہی نہیں بلکہ تمام دنیا میں قرآن کے اصول چھا جائیں۔

معاصر صدر مملکت کی تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے آگے لکھتا ہے کہ

"رہی یہ بات کہ اسلام ایک متحرک نہیں ہے اور قیامت تک آنے والے ادوار کے لئے ہے تو یہ بھی اپنی جگہ ایک حقیقت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور اسکے معنی ہی یہ ہیں کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم پر دین اسلام کا اتمام ہو چکا ہے قیامت تک آنے والی نوع انسان کے لئے جو ہدایات اللہ کو دینی تھیں اسے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے دے چکا ہے۔ اسلام کی تعلیمات کی نوعیت ہی کچھ ایسی فطری ہے کہ زمانہ ہزار کروٹیں لے اور انسان علمی و تمدنی اعتبار سے ترقی کی کتنی رفعتوں پر پہنچ جائے یہ اصولی تعلیمات پرانی نہیں ہو سکتیں وہ ہر دور کے لئے نئی اور تازہ ہیں اور انسان کی مکمل رہنمائی اسی طرح کر سکتی ہیں جس طرح چودہ سو برس پیشتر انہوں نے کی تھی ان اصولی تعلیمات کے علاوہ جن میں کوئی ردوبدل نہیں کیا جا سکتا اور جو ہر زمانے کے انسان کو راہِ راست پر قائم رکھنے کے لئے ناگزیر ہیں۔ ایک بڑا دائرہ ایسا ہے جس میں اسلام اپنے پیروکاروں کو اجتہاد کرنے کی اجازت دیتا ہے اور یہ اجازت اسی لئے ہے کہ زمانے کی رفتار کے ساتھ پیدا ہونے والے مسائل و مشکلات سے عہدہ برآ ہوا جا سکے۔

جو لوگ اسلامی دستور کا نام لیتے اور مطالبہ کرتے ہیں اُن کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہوتا کہ چودہ سو برس کے عرصے میں جو تمدنی اور سائنسی ترقی ہو چکی ہے۔ اس سے منہ موڑ کر ماضی کے تمدن کو آواز دی جائے۔ ریل گاڑیوں اور ہوائی جہازوں کے بجائے اونٹوں پر سفر کیا جائے ریڈیو سنیما اور ٹیلی ویژن توڑ پھوڑ دئے جائیں جدید ترین اسلحہ کے بجائے تیر و سناں سنبھالے جائیں اور خلاء کو مسخر کرنے کے ارادے ترک کر دئے جائیں بلکہ اُن کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ان ساری تمدنی و سائنسی ترقیوں کو اس روح کے مطابق اپنایا جائے جو اسلام مسلمانوں کو دیتا ہے اور زندگی کا اجتماعی نظام ان اصولوں پر قائم کیا جائے جو اسلام نے دئے ہیں"

ہم اس میں معاصر سے سو فیصدی متفق ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ذاتی تجربہ سے کہہ سکتی ہے کہ اسلامی تعلیمات کی صداقتیں ہر زمانہ کی رفتار ترقی پر بھاری ہیں رہا تی ہے ...

الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے دورہ

نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی کو اخبار الفضل کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں سرگودھا۔ گوجرانوالہ۔ گجرات جہلم۔ راولپنڈی واہ کینٹ۔ کیمبلپور۔ نوشہرہ اور پشاور وغیرہ کی جماعتوں میں بھجوایا جا رہا ہے۔

احباب جماعت اور مربیان حلقہ ان سے پورا پورا تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ اخبار الفضل جماعت کا آرگن ہے اور اس کی اشاعت کو وسعت دینا ہر احمدی کا فرض ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

نائیجیریا میں جماعت احمدیہ کی کامیاب سالانہ کانفرنس

ملک کے طول و عرض سے ہزارہا احمدی احباب کی شرکت

اسلام اور احمدیت کی صداقت پر تقاریر ۔ افریقن احمدیوں کا قابلِ رشک اخلاص

— مرسلہ وکالت تبشیر ربوہ —

اس کے بعد جناب موسےٰ محمد صاحب نے " اسلام میں خلافت " کے موضوع پر تقریر کی ۔ اور کہا کہ ہر جماعت کا ایک امام ہونا ضروری ہے ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کے لئے خلفاءؓ مقرر فرمائے ۔ جنہوں نے یکے بعد دیگرے مسلمانوں کی راہنمائی کی ۔ موجودہ دور حضرت مہدی علیہ السلام کا زمانہ ہے ۔ آپ کی آمد کی جملہ علامات پوری ہو چکی ہیں ۔ ایک علامت یہ تھی کہ آپ کے زمانہ میں علم میں زیادتی ہوگی چنانچہ اس علم کی زیادتی کی ایک مثال ہمارے سامنے یہ ہے کہ آج انسان راکٹ میں چاند کے قریب پہونچ گیا ہے ۔ ایک علامت یہ بیان کی گئی تھی ۔ کہ اس زمانہ میں دنیا کی مختلف قوموں کا آپس میں میل جول زیادہ ہوگا ۔ اسی جلسہ میں مختلف علاقوں کے مختلف قبائل کا اجتماع اس کی ایک مثال ہے ۔ ایک اور علامت نئے ذرائع نقل و حمل اور اونٹنیوں کا بے کار ہونا بیان کی گئی تھی ۔ موجودہ زمانہ کے ہوائی جہاز اور دوسری سواریاں اس علامت کے پورا ہونے کی گواہ ہیں ۔ حضرت مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور ان کے بعد ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو اللہ تعالےٰ نے ہمارے لئے خلیفہ بنایا ۔ خلیفہ کا انتخاب دنیوی انتخابات کی مانند نہیں ہے بلکہ اس مقدس انتخاب کے وقت اللہ تعالےٰ مومنین کے قلوب اور ان کے دماغوں پر تصرف فرماتا ہے اور صرف وہی شخص خلیفہ منتخب ہوتا ہے جسے اللہ تعالےٰ پسند فرماتا ہے ۔

پس خلیفہ کا انتخاب چونکہ انسانی کوششوں اور ذاتی ترجیحات پر منحصر نہیں بلکہ الٰہی تصرف کا نتیجہ ہوتا ہے اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے خلیفہ کی اطاعت میں اپنے آپ کو منسلک رکھیں ۔ اللہ تعالےٰ نے ہمیں حضرت مہدی علیہ السلام کے متبعین میں آپ کے خلفاء کی بیعت کے ذریعہ داخل ہونے کا شرف بخشا ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ مصلح موعود کے ذریعہ دنیا میں اسلام کی اشاعت اور قرآن کریم کی عظمت قائم ہوگی چنانچہ آپ ہی کے وجود سے قوموں نے برکت پائی اور دنیا کے مختلف کناروں تک اسلام کا پیغام احمدیہ مشنز کے قیام کے ذریعہ پہنچا ۔ لہٰذا ہمیں اس خوش قسمتی کی کماحقہٗ قدر کرنی چاہیئے اور اس پر غور کرکے اپنی ذمہ واریوں کو ادا کرنا چاہیئے "۔

تقریر کے بعد صاحب صدر نے اپنے ریمارکس میں کہا کہ " موجودہ دور میں خلافت کا مضمون ہمارے حالات کے لحاظ سے اہم ترین مضمون ہے اس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے جماعت سے حال ہی میں ایک عہد لیا ہے جو ہم جلسہ کے اختتام سے قبل دہرائیں گے ۔ ہماری تبلیغ کا اہم حصہ خلافت کا پیغام ہے کہ دنیا بھر کے مسلمانوں کا ایک دینی رہنما ہونا چاہیئے ۔ دنیوی جمعیتوں کے پریذیڈنٹ ہو سکتے ہیں مگر اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں ان کی مدد کا وعدہ نہیں کیا بلکہ خلفاء مقرر کرکے ان کے متبعین کے ذریعہ اسلام کے قیام اور ان کی نصرت کا وعدہ فرمایا ہے ۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ط

اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ کے تصرف اور مدد کے ماتحت کوئی خلیفہ ایسی غلطی نہیں کرتا جو جماعت کے لئے کمزوری اور تباہی کا موجب ہو ۔ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے سچے خلیفہ کی علامات بھی بیان فرمائی ہیں کہ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ کہ اللہ تعالےٰ ان کے ذریعہ دین اسلام کو مضبوطی اور ترقی عطا فرمائے گا اور خوف کی حالت امن میں تبدیل کر دی جائے گی ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی مضمون الوصیت میں بیان فرمایا ہے کہ نبی کی وفات کے وقت جماعت میں ایک تزلزل کی کیفیت ہوتی ہے اور مخالفین اس حالت کو جماعت کا خاتمہ سمجھتے ہیں مگر اللہ تعالےٰ اپنی قدرت ثانیہ کا ظہور خلیفہ متعین کرنے کی صورت میں فرماتا ہے اور جب تک لوگ خلیفہ کی اطاعت کے ماتحت متحد رہیں اللہ تعالےٰ جماعت کو اس وقت تک مضبوط رکھتا ہے ۔ خلیفہ اللہ تعالےٰ کا نائب اور نمائندہ ہے ۔ موجودہ دور میں ضروری ہے کہ احمدی احباب نظامِ خلافت کی ماہیت اور دنیوی نظاموں اور وزارتوں سے اس کا فرق ملحوظ رکھیں ۔ اگر ہم خدا تعالےٰ کے نمائندوں کے ساتھ منسلک رہیں تو اللہ تعالےٰ اپنی سکینت ہمیشہ ہم پر نازل فرماتا رہے گا "۔

اس کے بعد صاحب صدر نے حاضرین میں چندہ اور عطایاجات وغیرہ دینے کی تحریک کی ۔

اس کے بعد معلم حبیب نے ایبڈو اور انگریزی زبان میں " حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں " کے موضوع پر تقریر کی ۔ معلم صاحب عربی زبان جانتے ہیں اور انہوں نے اپنی تقریر میں جابجا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام سے پیشگوئیاں پڑھ کر ان کی تفسیر بیان کی ۔ آپ نے بتایا پیشگوئی سے مراد علم غیب پر مشتمل خبروں کا اللہ تعالےٰ کی طرف سے دیا جانا ہے ۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے

کلماتِ طیبّات حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

خوش قسمت ہے وہ انسان جو خدا تعالےٰ کے نزدیک متقی ہے

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ

" ہماری جماعت کو یہ نصیحت ہمیشہ کے لئے یاد رکھنی چاہیئے کہ وہ اس امر کو مدِّ نظر رکھیں جو میں بیان کرتا ہوں ۔ مجھے ہمیشہ اگر کوئی خیال آتا ہے تو یہی آتا ہے کہ دنیا میں تو رشتے ناطے ہوتے ہیں ۔ بعض ان میں سے خوبصورتی کے لحاظ سے ہوتے ہیں ۔ بعض خاندان یا دولت کے لحاظ سے اور بعض طاقت کے لحاظ سے لیکن جناب الٰہی کو ان امور میں سے کسی کی پروا نہیں اس نے تو صاف طور پر فرما دیا ہے ۔ کہ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ یعنے اللہ تعالےٰ کے نزدیک وہی معزز و مکرم ہے جو متقی ہے ۔ اب جو اتقیا کی جماعت ہے اللہ تعالےٰ اس کو ہی قائم رکھے گا ۔ اور اس کے مخالف کو ہلاک کر دیگا ۔ یہ نہایت نازک مقام ہے اور اس جگہ پر ہر دو کھڑے نہیں ہو سکتے یعنی یہ کہ متقی بھی وہیں رہے اور شریر اور ناپاک بھی اسی جگہ ضرور ہے کہ متقی قائم رہے اور خبیث ہلاک کر دیا جائے لیکن چونکہ اس بات کا علم محض خدا تعالےٰ ہی کو ہے کہ کون اس کے نزدیک متقی ہے ۔ اس لئے یہ بڑے خوف کا مقام ہے خوش قسمت ہے وہ انسان جو خدا تعالیٰ کے نزدیک متقی ہے ۔ اور بدبخت ہے وہ جو لعنت کے نیچے آگیا "۔

(الحکم جلد ۶ نمبر ۱۲)

بھی پیشگوئیاں کیں جو اپنے وقت پر پوری ہوئیں (اور پوری ہوتی رہیں گی) آپ نے ۷۶ سال عمر پائی اور اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر بے شمار پیشگوئیاں بیان کیں۔ مثلاً (۱) آپ نے احمدیت کی اشاعت اور ترقی کی پیشگوئی کی حالانکہ شروع میں آپ کو جاننے والے بہت تھوڑے لوگ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دنیا بھر میں نیک شہرت اور مقبولیت عطا فرمائی۔ اس امر کی پیشگوئی کرتے ہوئے آپ نے ابتدائی دور میں فرمایا

وَمَا اتَّقِی لِعَانَ اللّٰاعِنِیْنَا
وَصِدْقِی سَوْفَ یُذْکَرُ فِی الْبِلَادِ

آپ نے ابتدائی ایام میں یہ پیشگوئی کی جبکہ اکثر لوگ آپ کو نہیں جانتے تھے اور جاننے والے بھی مخالفت کے زور میں آپ کے نام کو چھپانے کی کوشش کر رہے تھے۔ مگر یہ پیشگوئی اس شان سے پوری ہوئی کہ آج صرف نائیجیریا میں بیس پچیس مشنوں کے مراکز سے بے شمار لوگ اظہار عقیدت کے پھول پیش کرنے کے لئے اس اجلاس میں جمع ہیں دنیا کے ہر علاقہ میں آپ کا پیغام پہنچ چکا ہے۔

(۲) آپ نے پیشگوئی فرمائی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ایک بیٹا عطا کرے گا جو مصلح موعود ہوگا اور پیشگوئی کے بعد نو سال کے عرصہ میں پیدا ہوگا۔ وہ صاحب علم۔ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔

یہ پیشگوئی آپ نے ان حالات میں کی جبکہ مخالف لوگ سعد اللہ لدھیانوی وغیرہ اس امر کی پیشگوئیاں کر رہے تھے کہ آپ کے ہاں لڑکا ہرگز نہیں پیدا ہوگا۔ اس پیشگوئی کے مطابق ہمارے موجودہ امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ظہور ہوا۔ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہامات کشوف و رؤیا کے مورد بھی ہیں۔ آپ نے اپنی خلافت کے ایام میں دنیا بھر کے مختلف ممالک میں مبلغین بھجوا کر مشن قائم کئے اور اس طرح قوموں نے آپ سے برکت پائی۔

(۳) آپ نے رمضان المبارک کے مہینہ میں کسوف و خسوف کی پیشگوئی کی طرف توجہ دلائی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی تھی جو آپ کے وجود میں پوری ہوئی۔ یہ عجیب بات ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک ہزار سال تک کسوف و خسوف کا متعلقہ شرائط کے ساتھ ظہور نہ ہوا اگر ہوا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کے بعد ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی زندگی میں ہی ۱۸۹۴ء میں اس پیشگوئی کو پورا فرمایا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ :-

اَلنَّیِّرَانِ لِہٰذِہِ الْبِلَادِ
خُسِفَا بِاِذْنِ اللّٰہِ فِیْ رَمَضَانِ
اَلْقَمَرُ یَہْدِیْکُمْ اِلَی الْہُدٰی
وَالشَّمْسُ تَدْعُوْکُمْ اِلَی الْاِیْمَانِ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَیْفَ اَبْدٰی اٰیَۃً
کَشَفَ الْغِطَا بِاِنَارَۃِ الْبُرْہَانِ

ترجمہ:- سورج اور چاند کو ان علاقوں میں باذن اللہ رمضان میں گرہن لگ گیا ہے۔ چاند تمہیں ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور سورج تمہیں ایمان کی طرف بلا رہا ہے۔ اللہ اکبر! اس نے کتنا عظیم الشان نشان ظاہر فرمایا اور برہان کو روشن کر کے پردہ کو ہٹا دیا۔

(۴) براہین اور عقلی دلائل کے میدان میں آپ کے متبعین کو غلبہ نصیب ہوا۔ اس امر کی پیشگوئی بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمادی تھی جیسا کہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں :-

وَقَدْ اُعْطِیْتُ بُرْہَانًا کَرُمْحٍ
وَثَقَّفْنَاہُ تَثْقِیْفَ الْعَوَالِی
لَقَدْ اُعْطِیْتُ اَسْرَارَ السَّرَائِرِ
فَسَلْ اِنْ شِئْتَ مِنْ نَوْعِ السُّؤَالِ

ترجمہ: مجھے نیزوں کی طرح کارگر دلائل دیئے گئے ہیں اور ہم نے ان کو ایسا تیز کیا ہے جیسا کہ نیزہ کی انی کو تیز کیا جاتا ہے۔ مجھے پنہاں در پنہاں اسرار دیئے گئے ہیں۔

پس تو جس طرح کا سوال بھی پوچھنا چاہے پوچھ لے۔

آپ نے یہ پیشگوئی فرمائی کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام جنہیں آسمانوں پر زندہ تسلیم کیا جاتا ہے ان کی طبعی وفات کے عقیدہ کو دنیا بالآخر تسلیم کرے گی۔ آپ نے فرمایا مسیح ناصری کا انتظار کرنے والے ایک صدی انتظار کریں گے مگر کوئی آسمان سے نہ اترے گا اور پہلے سے زیادہ لوگ وفات مسیح کے عقیدہ کو مان لیں گے اسی طرح دوسری صدی گذرنے پر ہوگا۔ حتیٰ کہ تیسری صدی گذرنے سے قبل دنیا کے تمام عقلمند لوگ مسیح کی طبعی وفات کے عقیدہ کو اپنالیں گے۔ حضور فرماتے ہیں۔

وَوَاللّٰہِ اِنِّیْ اَکْسِرَنَّ صَلِیْبَکُمْ
وَلَوْ مُزِّقَتْ ذَرَّاتُ جِسْمِیْ وَاُکْسِرُوْا
وَاَخْبَرَنِیْ رَبِّیْ بِمَوْتِ مَسِیْحِکُمْ
وَکَانَ ہُوَ الْاَوْلٰی وَقُلْنَا وَاَجْدَرُ

(۶) احمدیت کی ترقی کی پیشگوئی بھی حضرت [illegible] ہم سب مشاہدہ کر رہے ہیں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔

وَوَاللّٰہِ یَاْتِیْ وَقْتُ تَصْدِیْقِ کِلْمَتِیْ
وَیُبْدِیْ لَکَ الرَّحْمٰنُ مَا کُنْتَ تَضْمُرُ
وَوَاللّٰہِ یَاْتِیْ وَقْتُ صِدْقِیْ وَنُصْرَتِیْ
وَوَاللّٰہِ اِنِّیْ نَابِزٌ وَمُسَوِّرٌ

جلسۂ یوم پیشوایان مذاہب کلکتہ پر

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا پیغام

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ — وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

مکرمی محترمی مولوی بشیر احمد صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ کلکتہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ کی تار دربارہ پیغام یوم پیشوایان مذاہب موصول ہوئی۔ اس دن کے منانے کی تحریک ہماری جماعت کے موجودہ امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمائی تھی۔ اور الحمد للہ کہ یہ یوم آج تک بڑی کامیابی اور غیر معمولی برکات کے ساتھ منایا جا رہا ہے۔

ہماری جماعت کا یہ بنیادی عقیدہ ہے جو قرآنی احکام پر مبنی ہے۔ کہ خدا صرف کسی مخصوص قوم کا خدا نہیں ہے۔ بلکہ ساری دنیا بلکہ سارے نظام عالم کا خدا ہے۔ اس لئے اس نے ہر ملک اور ہر قوم میں اپنے رسول اور اوتار اور مصلح بھیجے ہیں۔ جو اپنے اپنے وقت پر اصلاح کا کام کرتے رہے ہیں۔ اور قرآن ہمیں حکم دیتا ہے۔ کہ ہم ان سب پاکباز روحانی لوگوں کو عزت کی نظر سے دیکھیں۔ چنانچہ جس طرح ہم اسلام کے بانی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور احمدیت کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا کا پیارا اور مقرب خیال کرتے ہیں۔ اسی طرح ہندوؤں کے اوتار حضرت کرشن جی اور حضرت رام چندر جی اور بدھ مذہب کے بانی حضرت گوتم بدھ اور سکھ قوم کے بانی حضرت بابا نانک کو بھی خدا کا پیارا خیال کرتے ہیں۔ اور ہمارے دلوں میں ان کی بڑی عزت ہے۔ اسی طرح ہم یہودیوں کے حضرت موسیٰ اور عیسائیوں کے حضرت عیسیٰ کو بھی اسی احترام اور عقیدت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور ان پر ایمان لاتے ہیں۔

یہی وہ عقیدہ ہے جو دنیا میں حقیقی اتحاد اور اخوت کی بنیاد بن سکتا ہے۔ اور باوجود بعض خیالات میں اختلاف کے اس بنیادی عقیدہ کی وجہ سے ہم اپنا فرض خیال کرتے ہیں۔ کہ ساری مخلوق کو اپنا بھائی اور اپنے خدا کے بنائے ہوئے انسان سمجھ کر ان کے ساتھ محبت اور ہمدردی کا سلوک کریں۔ اسی خیال کی بناء پر جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وفات سے قبل ۱۹۰۸ء میں ایک خاص پیغام کے ذریعہ دوسرے مذاہب کے لوگوں کو صلح کا پیغام دیا تھا۔ یہ پیغام جو پیغام صلح کے نام سے چھپ چکا ہے۔ ایسی نوعیت کا ہے۔ کہ جب بھی مختلف مذاہب کے متبعین پر اس پیغام کی صداقت اور اہمیت واضح ہوئی۔ تو اس وقت انشاء اللہ تعالیٰ ایک عالمگیر صلح کی بنیاد قائم ہو جائے گی۔ اور خیالات کے باہمی اختلاف بڑی آسانی اور بڑی خوش اسلوبی سے اور بڑی اچھی فضا میں طے پائیں گے خدا کرے کہ وہ دن جلد آئے اور دنیا ایک عالمگیر امن اور عالمگیر صلح کا نظارہ دیکھے (آمین)

والسلام خاکسار:-

مرزا بشیر احمد۔ ربوہ ۱۹۵۹-۱۱

”خدا کی قسم میری باتوں کی صداقت ظاہر ہونے والی ہے اور جو تیرے دل میں ہے وہ بھی خدا ظاہر کرنے والا ہے۔ خدا کی قسم میرے صدق کا اور میرے لئے الٰہی نصرت کا وقت آئیگا اور خدا کی قسم میں کامیاب و کامران اور مظفر و منصور ہوں گا“

صاحب صدر نے اپنے صدارتی ریمارکس میں اس تقریر کو سراہتے ہوئے دوسرے نوجوانوں کو اس نوجوان کا نمونہ اختیار کرنے کی تلقین کی اور کہا کہ اگر ہماری کانفرنس کے پروگرام میں یہی تقریر ہوتی تو یہ کچھ کم نہ تھا۔

۵۹-۱۲-۲۵ کے صبح کے پروگرام کی یہ آخری تقریر تھی۔ بعد نماز ظہر لجنہ اماء اللہ کا اجلاس مسجد میں اور مردوں کے لئے مجلس شوریٰ کا اجلاس مشن ہاؤس میں منعقد ہوا جس کی کارگزاری علیحدہ پیش کی جائے گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا

ارشاد

ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں کہ

”اخبار ایک دلیل ہوتا ہے اس بات کی کہ قوم کے اندر کتنی بیداری ہے۔ اور کتنا اضطراب ہے۔ اور انقلاب کی کتنی خواہش ہے۔ اگر کوئی قوم اخباروں کی طرف توجہ نہیں کرتی تو یقیناً وہ اپنی ترقی کی پوری طرح خواہش نہیں رکھتی۔ پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ پورے زور سے الفضل کو پھیلانے کی کوشش کرے“

(مینیجر الفضل)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے

جماعتِ احمدیہ کے اڑسٹھویں جلسۂ سالانہ کی مختصر روئداد

۲۳ر جنوری کے دوسرے اجلاس میں اللہ تعالیٰ کے حضور پُردرد و پُرسوز اجتماعی دعا

(۴)

پروگرام کے مطابق جلسۂ سالانہ کے دوسرے روز یعنی مورخہ ۲۳ر جنوری سنہ ۱۹۶۰ء بروز ہفتہ ۲ بجے بعد دوپہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جلسہ پر آئے ہوئے ہزارہا احباب جماعت کو اپنے روح پرور خطاب سے نوازنا تھا لیکن پہلے روز افتتاحی تقریر اور پیہم ملاقاتوں اور دیگر اہم مصروفیات کے باعث حضور کو ضعف کی شکایت ہوگئی اس لئے حضور ڈاکٹری مشورہ کے تحت اُس روز جلسہ گاہ میں تشریف نہ لائے اور احباب جماعت کو اس طرح شدید اشتیاق کے باوجود حضور کے روح پرور کلمات سننے کی سعادت سے محروم رہنا پڑا۔ خلافت ثانیہ کے عہد مبارک میں یہ پہلا موقع تھا کہ حضور علالتِ طبع کے باعث جلسہ کے دوسرے روز احباب سے خطاب نہ فرما سکے۔ ورنہ جیسا کہ احباب کو معلوم ہے حضور ہر سال جلسۂ سالانہ کے موقع پر تینوں روز احباب سے خطاب فرما کر ان کی روحوں کو ایک نئی تازگی اور ایمانوں کو ایک نئی جلا بخشتے ہیں۔

۲۳ر جنوری کے دوسرے اجلاس کی مختصر روئداد

چنانچہ محرومی کے اس شدید احساس کے درمیان مورخہ ۲۳ر جنوری کو ظہر اور عصر کی نمازیں باجماعت ادا کرنے کے بعد اس روز کا دوسرا اجلاس ۲ بجے بعد دوپہر محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب جج لاہور ہائی کورٹ کی صدارت میں شروع ہوا۔ آغاز کار سرگودھا کے مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ بعد ازاں مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے جماعت احمدیہ کی ذمہ داریوں پر ایک مبسوط اور پُرمغز تقریر فرمائی جس میں آپ نے جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے واضح کیا کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی پیشگوئیوں اور وعدوں کے عین مطابق جماعت احمدیہ کو اس آخری زمانے میں اسلئے قائم فرمایا ہے کہ تا یہ جماعت دلائل و براہین کی رو سے اسلام کو تمام دنیا میں غالب کر دکھائے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا پورے کرہ ارض پر لہرانے لگے۔ آپ نے فرمایا ہر چند کہ یہ کام بہت مشکل ہے تاہم ہم میں سے ہر شخص اس حقیقت پر گواہ ہے کہ اس عظیم روحانی انقلاب کے آثار دن بدن نمایاں ہوتے جا رہے ہیں اور وہ دن قریب سے قریب تر آ رہے ہیں کہ جب جماعت احمدیہ کے قیام کا آسمانی مقصد بہ تمام و کمال پورا ہو کر اسلام کو بیک وقت تمام دنیا میں غالب کر دکھائے گا اور یہ دنیا ہر طرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام لیواؤں سے آباد نظر آئے گی۔ بایں ہمہ یہ ایک حقیقت ہے کہ یہ کام جماعت احمدیہ کے افراد سے ایک بہت بڑی قربانی کا مطالبہ کرتا ہے۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم تبلیغ و اشاعت کے ذریعہ اسلام کو دُنیا بھر میں غالب کر دکھانے کے لئے پوری کوشش اور جدوجہد کا مظاہرہ کریں اور اشاعت اسلام کی تڑپ کو اپنی نسلوں میں منتقل کرتے چلے جائیں۔ بالخصوص احمدی نوجوانوں پر یہ ذمہ واری عاید ہوتی ہے کہ موجودہ علمی زمانے میں مذاہب اور بالخصوص اسلام کے خلاف جتنی تحریکیں چل رہی ہیں اور دنیا میں دہریت کو پھیلانے کے لئے جو جو حربے استعمال کئے جا رہے ہیں۔ خود علمی تحقیقات کے ذریعے وہ ان حربوں کو ناکام بنائیں اور ان کے مہلک ہتھیاروں کو جن سے وہ دنیا کو خدا سے برگشتہ کر رہے ہیں انہیں کند کریں تا دنیا میں اشاعتِ اسلام کی راہ ہموار ہو اور یہ دنیا بالآخر حلقہ بگوش اسلام ہو جائے آپ نے کہا یہ سب کام خلافت کے ساتھ کامل وابستگی اختیار کئے بغیر نہیں ہو سکتا اسلئے ضروری ہے کہ ہم نظام خلافت کے استحکام کو اپنا اولین فرض جانیں اور اس نظام سے پوری طرح وابستہ رہتے ہوئے خدمت اسلام کا فریضہ پورے جوش و اخلاص کے ساتھ ادا کرنے اور نسلاً بعد نسلٍ ادا کرتے چلے جانے کے عزم پر قائم رہیں۔

محترم مولانا صاحب موصوف کے بعد مکرم ثاقب زیروی صاحب نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی صحتیابی کے لئے دردمندانہ دعا پر مشتمل اپنی ایک نظم نہایت خوش الحانی سے پر سوز انداز میں پڑھ کر سنائی جس سے تمام حاضرین پر رقت کا عالم طاری ہو گیا۔ اس نظم کے دوران سب احباب آبدیدہ ہو کر حضور ایدہ اللہ کی صحتیابی کے لئے زیر لب عاجزانہ اور متضرعانہ دعائیں کرتے رہے۔

بعد ازاں حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے سورہ فاتحہ کی نہایت لطیف تفسیر بیان فرمائی۔ اور اس دوران میں قرآنی حقائق و دقائق پر ایسے وجد آفرین انداز میں روشنی ڈالی کہ جس سے سامعین بے حد محظوظ ہوئے۔

محترم شیخ بشیر احمد صاحب کا پُردرد و اثر انگیز خطاب

آخر میں صدر جلسہ محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب نے احباب جماعت سے پُردرد لہجے میں خطاب کرتے ہوئے انہیں ان کے ایک نہایت ہی اہم فرض کی طرف توجہ دلائی آپ کی آواز میں کچھ اس قدر سوز اور اثر سمویا ہوا تھا کہ ایک ایک فقرہ احباب کے دلوں میں اترتا چلا گیا اور ان پر کچھ ایسی وارفتگی کا عالم طاری ہوا کہ وہ مجسم التجا بن کر آستانہ الوہیت پر سجدہ ریز ہو گئے۔ آپ نے نہایت دردناک لہجے میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

میں احباب سے ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ انہیں خوب یاد ہو گا کہ تقسیم برصغیر کے وقت جس مشکل اور مصیبت کا سامنا ہماری جماعت کو کرنا پڑا اور جن حالات میں سے ہم گذرے ان سے کوئی اور جماعت بحیثیت جماعت کے دوچار نہیں ہوئی افراد ہی نہیں بلکہ پوری جمعیت منتشر ہوتی دکھائی دے رہی تھی مرکز ہاتھوں سے نکل چکا تھا۔ ایک عجیب ابتری اور کسمپرسی کا عالم طاری تھا ہر طرف مایوسی نظر آتی تھی۔ ان صبر آزما حالات میں خدا کا خلیفہ اکیلا اور تن تنہا مصروف عمل رہا اس نے ذرف کو امن میں اور پراگندگی کو پھر جمعیت میں بدلنے کے لئے وہ کوشش کی جو کسی اور انسان کے بس میں نہ تھی مجھے خوب یاد ہے کہ اس کوشش کے ضمن میں خدا کے مقرر کردہ اس خلیفہ نے نہ صرف خود بلکہ اپنے خاندان کو نیم فاقوں کی حالت میں رکھا اور دن اور رات خدا کے حضور دعائیں کیں اور ایسی دعائیں کیں کہ خدا کی رحمت جوش میں آئی اور اس نے اپنے اس دردمند بندے کی پکار کو سنا۔ اور اس کی کوششوں کو اس حد تک بار آور کیا کہ ہمیں پھر قادیان کے ظل کے طور پر ایک مرکز میسر آ گیا آج ہم جس سرزمین پر جمع ہو کر خدائے واحد کا نام بلند کر رہے ہیں یہ اسی مرد خدا کی کوششوں اور شبانہ روز کی دعاؤں کے ثمرہ کے طور پر ہمیں ملی ہے۔ ہم یہاں سال کے سال جمع ہو کر اس مرد خدا کے روح پرور کلمات سے مستفید ہوتے اور اپنے ایمانوں کو ایک نئی تازگی اور نئی زندگی سے ہمکنار کرتے ہیں۔

محترم شیخ صاحب موصوف نے فرمایا۔

مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ امسال بھی حضور جب کہ آپ عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ جلسے کے انتظار میں گِن گِن کر دن گذار رہے تھے حضور کے اشتیاق کا یہ عالم تھا کہ ابتداء میں جلسے کی تاریخوں میں تبدیلی کے لئے بھی تیار نہ تھے اور بالآخر مجبوری حضور کو اس تبدیلی کا اعلان کرنا پڑا۔ اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں حضور جلسے کے انعقاد کا کس قدر بے تابی سے انتظار کر رہے تھے۔ اور آپ لوگوں سے ملنے کے لئے کس درجہ بے چین اور مضطرب تھے۔ آج اگر حضور ہم سے خطاب کرنے کے لئے تشریف نہیں لا سکے ہیں تو سوائے مجبوری کے اور کیا وجہ اس کی ہو سکتی ہے۔ میں احباب سے بہ منت کہتا ہوں اور دردمند دل کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ آپ لوگ حالات کا جائزہ لیں۔ جماعتی تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے سوچیں اور غور کریں کہ یہ کتنی بڑی محرومی ہے جس سے آج ہمیں دوچار ہونا پڑا ہے۔ آج ہم منتظر تھے کہ حضور تشریف لائیں اور اپنے زندگی بخش روح پرور کلمات سے ہمیں نوازیں لیکن حضور کی ناسازی طبع کے باعث ہمیں اس سعادت سے محروم رہنا پڑا ہے

محترم شیخ صاحب موصوف نے مزید فرمایا

میں آپ لوگوں کو اس لحاظ سے خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ آپ کو امسال جلسے میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ بلاشبہ مبارک ہیں وہ جو دور و نزدیک سے چل کر یہاں آئے اور اس الٰہی جلسے کی برکتوں اور سعادتوں سے حصہ لینے والے بنے اسلئے کہ زندگی کا کیا اعتبار ہے ہم میں سے کون ہے جو یہ کہہ سکتا ہے کہ وہ آئندہ سال جلسے میں شریک ہو گا کون کہہ سکتا ہے کہ وہ اگلے سال تک ضرور زندہ رہے گا۔ جب زندگی کی ناپائیداری کا یہ عالم ہے تو کیوں اسوقت کو غنیمت نہیں جانتے جو وقت گذر رہا ہے اور ایک محرومی میں گذر رہا ہے اس کی قدر کو کیوں نہیں سمجھتے۔ اگر سمجھتے ہو تو کیوں آہیں بلند نہیں ہوتیں، کیوں آستانہ الوہیت پر سجدہ ریز نہیں ہوتے اور اس یقین اور عزم کے ساتھ اپنی پیشانیوں کو اسکے در پر نہیں جھکاتے کہ آج کچھ لے کر ہی یہاں سے اٹھیں گے۔ مسیح ناصری نے اگر مردے زندہ کئے تھے تو تم مسیح محمدی کے ماننے والے ہو جس کے انفاس قدسی نے کہیں بڑھ کر مردوں کو زندہ کر دکھایا پھر تم میں اضطراب کی لہر کیوں نہیں دوڑتی وقت کیوں ضائع کرتے ہو ایک بڑی محرومی ہے جس سے تم دوچار ہوا اس محرومی کو دور کرنے کے لئے تمہاری بے چینی کیوں رنگ نہیں لاتی کیا یہ درست نہیں ہے ؎

تیری درگہ میں ہے کس نے پکارا کہ پھر خالی گیا قسمت کا مارا

آؤ ہم سب ملکر دردوالحاح کیساتھ اپنے مولیٰ کو پکاریں اور اسکے در پر حاضر ہو کر دعا کریں اور اس دعا میں یہ دعا مانگیں کہ اے ارحم الراحمین تو ہمیں اس دعا کی توفیق عطا کر جو خطا نہیں جاتی اور جسے تیری جناب سے قبولیت عطا ہوتی ہے ہم اللہ سے رہنمائی مانگیں اسی سے مدد چاہیں اور اس یقین کے ساتھ اسکے دروازے پر گریں کہ خالی ہاتھ نہیں لوٹیں گے۔ میں پھر کہتا ہوں خدا تعالیٰ کی رحمت جوش میں ہے۔ وہ

(باقی صہ پر)

غذائی قلّت اور اصلاحِ اراضی

(سید رضوی ۔ ایم ۔ اے)

زراعت ہماری بنیادی صنعت ہے۔ زراعت نہ صرف ہماری بیشتر مصنوعات کے لئے خام مال مہیا کرتی ہے۔ بلکہ ہماری غذائی ضروریات بھی اسی کی رہین منّت ہیں اور غیر ملکی زرمبادلہ کی نوّے فیصد آمدنی زرعی اجناس کی برآمد ہی سے حاصل ہوتی ہے۔ لیکن بدقسمتی سے گزشتہ برسوں میں زراعت کی ترقی کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ ہمارے ہاں غذائی قلّت کا مسئلہ شدید تر ہوتا گیا۔ اور قیام پاکستان کے بعد دس سال کے عرصہ میں شاید ہی کوئی ایسا سال گزرا ہو جب ہمیں اپنی غذائی ضروریات کی تکمیل کے لئے غیر ممالک سے اناج درآمد کرنے پر قیمتی زرمبادلہ کی گراں رقوم صرف نہ کرنا پڑی ہوں۔ ایک سال پہلے (انقلاب اکتوبر سے پہلے) جہاں قومی زندگی کے دوسرے شعبوں میں انحطاط و تنزل کا دَور دورہ تھا۔ وہاں غذائی قلت بھی انتہا کو پہنچ چکی تھی۔ اور ملک فاقہ کشی و تباہی کے بھیانک غار کے کنارے پہنچ گیا تھا۔

انقلابی حکومت نے جب زمام اقتدار سنبھالی تو ملک گوناگوں مسائل سے دوچار تھا نئے ارباب اقتدار نے غذائی قلّت کے مسئلہ سے عہدہ برا ہونے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر کام شروع کیا۔ ان اقدامات میں سے بعض فوری نوعیت کے حامل تھے۔ ان کے نتائج بھی جلد منظر عام پر آ گئے سمگلنگ بجبر بند ہو گئی۔ گندم کی سرکاری خرید کی مہم پر سختی سے عمل کیا گیا۔ اور چند ہی ماہ میں مغربی پاکستان میں سرکاری خرید کے لئے مقررہ مقدار سے سینکڑوں من گندم حاصل کر لی گئی۔ بڑے بڑے زمینداروں اور تاجروں نے جو غلّہ چھپا رکھا تھا۔ وہ مارکیٹ میں آ گیا۔ لیکن ان کے ساتھ ساتھ نئے ارباب حکومت نے بعض ایسے اقدامات بھی کئے جو دوررس نتائج کے حامل ہیں۔ ان میں زرعی اصلاحات "زیادہ اناج اگاؤ مہم" افتادہ اراضی کی جبری کاشت سے متعلقہ قانون اراضی کاشت اور سیم و تھور کے انسداد سے متعلق اقدامات خاص طور سے قابلِ ذکر ہیں۔

ماہرین زراعت کے ایک محتاط اندازے کے مطابق مغربی پاکستان میں پچاس فیصد مزروعہ رقبہ تھور (شور زمین) سے متاثر ہو چکا ہے۔ اور اس رقبہ میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ سابق پنجاب میں قریباً ایک کروڑ چالیس لاکھ ایکڑ رقبہ نہروں سے سیراب ہوتا ہے۔ اس میں سے تیس لاکھ ایکڑ سے زائد رقبہ تھور سے متاثر ہو چکا ہے۔ اس میں سے ۱۳ لاکھ ایکڑ رقبہ تو ناقابل کاشت اور قطعاً ناکارہ ہے۔ اور باقی ۱۷ لاکھ ایکڑ رقبہ اس حد تک متاثر ہو چکا ہے۔ کہ فی ایکڑ پیداوار میں اوسطاً پچاس سے ساٹھ فیصد تک کمی ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ قریباً ۷۵ ہزار رقبہ ہر سال تھور کا شکار ہو رہا ہے۔ لیکن گزشتہ سات برس سے مزروعہ رقبہ جس سرعت کے ساتھ تھور کا شکار ہو رہا ہے۔ اگر یہ رفتار جاری رہی تو سنہ ۶۱ء کے بعد متاثرہ رقبہ کی اوسط ایک لاکھ ایکڑ سالانہ تک پہنچ جائے گی۔

سیم ایک اور لعنت ہے۔ جو ہماری اراضیات کو گھُن کی طرح کھا رہی ہے۔

صرف ملتان اور لاہور کے اضلاع میں بیس ہزار ایکڑ سے زائد رقبہ سیم کے باعث ناکارہ ہو چکا ہے۔ اور قریباً دو لاکھ ستر ہزار ایکڑ رقبہ جزوی طور پر سیم سے متاثر ہے۔ بہاولپور، خیرپور اور حیدرآباد ڈویژنوں میں صورتِ حال اور بھی پریشان کن ہے۔ تھل کا علاقہ جسے حال ہی میں قابل کاشت بنایا گیا ہے۔ (اور جہاں بعض علاقوں میں ابھی زمین ہموار کی جا رہی ہے) زیر زمین سطح آب تیزی سے بلند ہونا شروع ہو گئی ہے اور آئندہ چند برسوں میں یہاں بھی سیم اپنا اثر دکھانے لگے گی۔

ان حقائق کے باوجود تھور اور سیم کے عوارض کچھ ایسے نہیں کہ ان کا علاج نہ ہو سکے ماہرین زراعت کے نزدیک تھور دور کرنے کا واحد طریقہ یہ ہے۔ کہ متاثرہ اراضیات کو زیادہ سے زیادہ مقدار میں پانی مہیا کیا جائے اس طرح متاثرہ اراضی کی بالائی سطح بہہ جاتی ہے۔ اور نئی قابل کاشت سطح اُبھر آتی ہے نہری پانی کی فراوانی ہو تو تھور سے متاثرہ اراضی پر زرخیز مٹی کی تہہ جم جاتی ہے یہ صرف اس طرح ممکن ہے۔ کہ نہری کاشت کے رقبہ میں اضافہ کیا جائے۔ اس جگہ یہ ذکر بے جا نہ ہو گا۔ کہ گزشتہ سات برسوں میں تھور سے متاثرہ رقبہ میں اضافہ کی بڑی وجہ نہری پانی کی کمی تھی۔

جہاں تک سیم کے علاج کا تعلق ہے ماہرین کے نزدیک اس کا علاج یہ ہے۔ کہ متاثرہ علاقہ میں زیادہ سے زیادہ ٹیوب ویل لگا کر زیر زمین سطح آب کو معمول سے نیچے رکھا جائے۔ اس طرح مزید رقبہ سیم کی لپیٹ میں آنے سے بچ جاتا ہے۔

نئی حکومت نے سیم و تھور کے مسئلہ سے عہدہ برآ ہونے کی ذمہ داری مغربی پاکستان کے پانی وبجلی کے ترقیاتی ادارے کو سونپی ہے۔ اس ادارے نے "رچنا" اور "چج" دوآب میں سیم و تھور کے خلاف اپنی مہم کا پہلا مرحلہ یکم نومبر سے شروع کر دیا ہے۔ ان دوآبوں میں مجموعی طور پر ۲۰۴۷ ٹیوب ویل لگائے جائیں گے۔ جن پر کل سات کروڑ روپیہ صرف ہو گا۔ پہلے مرحلہ کے دوران چھ سو ٹیوب ویل لگائے جائیں گے۔ ان کے لئے مشینری پاکستان پہنچ چکی ہے۔ اور ٹیوب ویل لگانے کا کام ایک امریکی فرم میسرز ہیرلڈ ٹی سمتھ انٹرنیشنل پانامہ کے سپرد کیا گیا ہے۔ یہ کام جون سنہ ۶۰ء میں ختم ہو جائے گا۔ ٹیوب ویل لگانے کے لئے چالیس لاکھ ڈالر کے زرمبادلہ کے اخراجات امریکہ کے ترقیاتی قرضہ فنڈ سے پورے کئے جائیں گے۔

مغربی پاکستان کے بجلی و پانی کے ترقیاتی ادارے کی ایک رپورٹ کے مطابق رچنا دوآب میں روزانہ ایک لاکھ روپے کی لاگت سے پانچ سو ایکڑ اراضی کی اصلاح کا کام کیا جائیگا۔

رچنا دوآب کا علاقہ جہاں سیم و تھور کے خلاف مہم کا آغاز کیا گیا ہے۔ چوہڑکانہ جڑانوالہ، پنڈی بھٹیاں، شاہ کوٹ خانقاہ ڈوگراں، ظفروال، پرسرور، شیخوپورہ نوالہ، حافظ آباد، شاہدرہ اور سانگلا ہل کے علاقوں پر مشتمل ہے۔ اس علاقہ میں سیم و تھور کے خلاف مہم کے نتائج کم از کم پانچ سال بعد معلوم ہونگے جب کہ غذائی پیداوار میں سالانہ آٹھ لاکھ ٹن کا اضافہ ہو جائے گا۔ پانی کی موجودہ سپلائی میں دو سو فی صد اضافہ ہو جائے گا۔ اور زمین سیراب کرنے کیلئے وافر مقدار میں پانی مہیا ہو سکے گا۔

دین کی خدمت کو خدا تعالےٰ کا احسان سمجھو!

تحریک جدید کے نئے سال کے اعلان کے بعد جماعت کے عہدے داران کو جملہ احباب جماعت سے وعدے لینے میں بڑے انہماک۔ اخلاص اور ضبط نفس کی ضرورت ہوتی ہے۔ بعض اوقات عزت نفس کا جھوٹا احساس انہیں اپنے فرائض منصبی سے مانع رکھتا ہے۔ سو ایسے کارکنوں کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

"ہمیں دین کی خدمت کرتے ہوئے یہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ ہم قربانی کر رہے ہیں۔ بلکہ یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ وُہ ہم سے کام لے رہا ہے اگر تم اس حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ اگر تم دین کے لئے فقیر ہونا برداشت نہیں کر سکتے اگر تم دین کے لئے بھیک مانگنا پسند نہیں کر سکتے۔ اگر تم دینی خدمت کو ہفت اقلیم کی بادشاہت سے زیادہ اعزاز والا کام نہیں سمجھتے۔ تو تمہارے اندر ایک جَو کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہیں سمجھا جا سکتا۔"

پس امراء و صدر صاحبان اور سیکرٹریان حضرات اپنی ذمہ داری کو سمجھیں۔ اور وعدہ جات کی فراہمی میں دفتر تحریک جدید سے پورا پورا تعاون فرمائیں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

درخواستِ دُعا

میرے خسر محترم جناب میاں نور محمد صاحب امرتسری حال گنج مغلپورہ لاہور (والد مکرم مولانا محمد صدیق صاحب فاضل امرتسری مبلغ لائبیریا) کی ٹانگوں میں چلنے پھرنے سے درد ہوتا ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور دیگر احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بارگاہ الٰہی میں دُعا کریں۔

(خواجہ) خورشید احمد سیالکوٹی

اعانت الفضل مکرم چوہدری فیض احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوٹ کرم بخش ضلع سیالکوٹ نے اپنے لڑکے مکرم لطیف احمد صاحب۔ انور احمد صاحب اور اپنی لڑکی نعیمہ اختر صاحبہ کے امتحانوں میں کامیاب ہونے پر مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل دیئے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم چوہدری صاحب موصوف کے بچوں کو دینی و دنیاوی میں مزید کامیابی عطا فرمائے اور خادم دین بننے کی توفیق بخشے۔ آمین

(مینیجر الفضل)

تعمیر نو
میں
سرکاری مُلازموں کا حصّہ

پچھلے دن سے صدر مملکت جنرل محمد ایوب خان کی انقلابی حکومت نے قومی معاشرہ کی اصلاح اور تعمیر کو اپنا اوّلین مقصد قرار دیا ہے۔ صدر مملکت نے بارہا فرمایا ہے۔ کہ جب تک افراد اپنی زندگی میں انقلاب پیدا نہیں کریں گے۔ اُس وقت تک قومی انقلاب کے مقاصد کی تکمیل ممکن نہیں ؛

ہمارے قومی معاشرہ میں سرکاری ملازمین کی حیثیت کئی اعتبار سے ممتاز اور نمایاں ہے۔ صدر مملکت نے جب بھی سرکاری ملازمین سے خطاب کیا ہے۔ اس حقیقت کو دہرایا ہے کہ اصلاح اور تعمیر کے کام میں پہل کرنا اُن پر واجب ہے صدر نے اس یقین کا بھی ہمیشہ اظہار کیا ہے۔ کہ قومی انقلاب کے تقاضوں کو پورا کرنے میں سرکاری ملازمین کسی سے پیچھے نہیں رہیں گے۔

معاشرہ کی اصلاح اور تعمیر نو کے پروگرام میں جہاں محنت اور سچائی کے اٹل اصولوں کی تجدید کی گئی ہے۔ وہاں سادہ زندگی کو بنیادی اہمیت دی گئی ہے۔ اس ضمن میں ملک کی انقلابی حکومت کو سرکاری ملازمین سے پوری توقع ہے۔ کہ وہ زندگی میں سادگی اختیار کر کے ، ساری قوم کے لئے ، ایک صحت مند اور قابلِ عزّت مثال پیش کریں گے ؛

تصنع فضول خرچی اور نمائش کی عادت کسی کو بھی راس نہیں آتی ، اور اس کا انجام بُرا ہی ہوتا ہے۔ بالخصوص سرکاری مُلازم آمدنی سے زائد خرچ کرنے کی عادت بنائے ، تو اس کے نتائج واقعی تباہ کن ہو سکتے ہیں۔ اور ہو جاتے ہیں ؛

" اپنی چادر دیکھ کر پاؤں پھیلاؤ " بہت پرانی کہاوت ہے۔ لیکن وقت گذرنے کے ساتھ اس کی صداقت میں کوئی کمی نہیں آئی۔ بلکہ آج کے حالات میں یہ کہاوت زیادہ قابلِ غور ہے۔ ہر سرکاری ملازم کی بندھی ہوئی آمدنی ہوتی ہے۔ مہینہ کی پہلی یا دوسری تاریخ کو ایک مقررہ رقم مل جاتی ہے اور اسی سے گھر بار کے سارے اخراجات پورے کرنا ہوتے ہیں۔ اس کے باوجود ، کوئی سرکاری ملازم اپنی بندھی ہوئی آمدنی سے زائد خرچ کرنے کا خواہاں ہو اور ہر صورت چاہے کہ تصنع اور آرائش کا سامان مہیا ہو۔ تو ظاہر ہے۔ کہ ایسا کوتاہ نظر اور بدنصیب سرکاری ملازم رشوت لینے یا غبن کرنے کی راہ اختیار کریگا۔ بد دیانتی کبھی نہیں چھپتی۔ کاغذ کی ناؤ آج نہیں تو کل ضرور ڈوبے گی ؛

خواہشات کی وقتی تسکین کے لئے اور چند روزہ ظاہری ٹھاٹھ باٹھ کی خاطر جو صاحب اپنی اور اپنے خاندان کی عزّت اور روزی کو ملیا میٹ کرنے کو تیار ہو جائیں۔ ان کی سمجھ بوجھ پر جسقدر ماتم کیا جائے کم ہے ؛

" نمائشی " زندگی کی خواہشات پوری کرنے کا دوسرا طریقہ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ قرض کے سہارے پاؤں پھیلائے جائیں۔ مگر قرض سے کب تک بات بنے گی۔ اور قرضے کی رقم واپس بھی تو کرنا پڑتی ہے مقروض اصحاب چین کی نیند کم ہی سو پاتے ہیں۔ قرض ہی سو پاتے ہیں۔ قرض خواہ کا دھڑکا ہر وقت لگا رہتا ہے۔ سرکاری ملازم اپنی بساط سے زیادہ قرض اٹھائے۔ تو اس کی زندگی اجیرن ہو جائیگی۔ اس کی آمدنی تو بندھی ہوئی ہوتی ہے۔ اور " بالائی " آمدنی کے ذرائع کی طرف رجوع کیا جائے ، تو نتائج معلوم ؛

اس ساری بے اطمینانی۔ زیر باری ، دردسری اور تمام خطرات کا آسان حل موجود ہے۔ سادہ رہن سہن اختیار کیجئے۔ قیمتی اور غیر ضروری چیزیں نہ خریدیئے۔ روپیہ پاس ہو تب بھی صرف ضروری اور مناسب داموں کی اشیاء خریدیئے۔ اور ہر شکل سادگی اور کفایت شعاری کو مدنظر رکھئے۔

سادہ رہن سہن کی بدولت ، زندگی میں دلی سکون اور حقیقی آسائش میسّر آتی ہے۔ عزت و آبرو محفوظ رہتی ہے۔ اور آئندہ ترقی اور خوشحالی کے ہزار مواقع پیدا ہو جاتے ہیں۔ زندگی کی تگ و دو میں وہی اصحاب آگے بڑھ سکتے ہیں۔ جو ہمیشہ اپنی چادر دیکھ کر پاؤں پھیلاتے ہیں ؛

جو سادہ رہائش اپنا لیتے ہیں۔ وہ جلدی ہی تھوڑا بہت بچا بھی لیتے ہیں۔ یہ رقم بُرے وقت بہت کام آتی ہے۔ اور ناگہانی مشکلات اور مصائب کا مقابلہ کرنے میں موثر مدد دیتی ہے۔

ہمارے معاشرہ میں سرکاری ملازمت۔ چاہے وہ چھوٹی ہو یا بڑی۔ ایک خاص اعزاز اور رتبہ کا مقام رکھتی ہے۔ اس لئے سرکاری ملازمین پر زیادہ واجب ہے۔ کہ وہ سادہ زندگی کے قومی شعار اختیار کریں۔ اسکی نعمتوں سے فیضیاب ہوں اور دوسروں کے لئے مثال بنیں۔ تاکہ معاشرہ کی اصلاح اور تعمیر نو کا کام بحسن و خوبی پایۂ تکمیل کو پہنچ سکے۔

سادہ طور طریق

سادہ زندگی دراصل ایک جامع طریق حیات ہے۔ لباس ہی کو لیجئے۔ ہمارے ملک میں سال کے بیشتر حصّہ میں آب و ہوا گرم یا معتدل رہتی ہے۔ ہمیں تو ہلکا سستا اور سادہ لباس راس آنا چاہیئے۔ لیکن دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ کچھ اصحاب گرمیوں میں بھی قیمتی سوٹ بوٹ اور ٹائی کو لادے اور باندھے رہتے ہیں حال ہی میں حکومت پاکستان نے سرکاری تقاریب میں سوٹ بوٹ یا مکلّف شیروانی میں ملبوس ہونے کی قید ختم کر دی ہے۔ اعلانیہ میں کہا گیا تھا۔ کہ اب سرکاری ملازمین اور دیگر مدعو حضرات پریذیڈنٹ ہاؤس کی اور دوسری سرکاری تقاریب میں سادہ بُش۔ شرٹ اور پتلون پہن کر شریک ہو سکتے ہیں۔

ملک کی انقلابی حکومت کا مقصد یہی ہے ــ کہ سرکاری ملازمین اور دوسرے سب اصحاب کو سادہ زندگی اختیار کرنے کی رغبت دی جائے اور اس بارے میں ہر ممکن سہولت دی جائے قیمتی اور غیر ضروری طور پر بھاری لباس اسراف کا باعث ہوتا ہی ہے۔ ذوق سلیم پر بار گراں ہوتا ہے۔ اور بھدا بھی دکھائی دیتا ہے۔

سادگی جس طرح لباس میں سجتی ہے۔ اسی طرح اٹھنے بیٹھنے اور گفتگو میں بھی زیب دیتی ہے تکلّف اور تصنع چال میں ہو یا اٹھنے بیٹھنے کے انداز میں آدمی کی شخصیت کم کر دیتی ہے اور دوسروں کے نزدیک اس کی مقبولیت گھٹا دیتی ہے۔ سادگی میں آرام بھی ہے تصنع اور تکلف خود اپنے لئے بے آرامی کا سبب بن جاتے ہیں نشست و برخاست۔ اگر سادہ اور فطری رکھی جائے تو بڑی آسائش ملتی ہے گفتگو میں سادگی سمجھنے سمجھانے میں آسانی پیدا کر دیتی ہے اور متکلم کی شخصیت کو جاذب بنا دیتی ہے۔

سائنسی معلومات

روشنیوں کے ذریعے ٹریفک کا کنٹرول

واشنگٹن میں سڑکوں پر اب ٹریفک کو روشنیوں کے ذریعے کنٹرول کیا جاتا ہے جو اپنے آپ ایک نئے ریڈیائی مکینیکل دماغ کے ذریعے جلائی جاتی ہیں یہ سسٹم ۱۹۵۹ء میں لگایا گیا تھا تاکہ مزدور اپنے کام تک جانے اور وہاں سے واپس آنے میں اپنی کاریں آسانی سے چلا سکیں۔ اس نئے سسٹم میں پرانے کیبل ریگولیٹر والے طریقہ میں نسبتاً زیادہ فائدے ہیں۔ کیبل لگانے میں زیادہ خرچ اتا تھا اور ٹریفک تبدیل کرنے کے لئے ان میں زیادہ آسانی نہیں تھی۔

اس سسٹم میں روشنیوں کے ذریعے ایک پنچ ہوئے کاغذ کے فیتہ پر ایک ہفتہ کے ٹریفک کا نقشہ بنا یا دیا جاتا ہے اس فیتہ کو مشین کے اندر رکھ دیا جاتا ہے جس کے ساتھ گھڑی کے ڈائل نصب ہوتے ہیں اس طریقہ کے ذریعہ فیتہ پر پورے ایک ہفتہ کے ٹریفک کا نقشہ بنایا جا سکتا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ واشنگٹن کا یہ سسٹم دنیا میں اپنی قسم کا عظیم ترین ہے اس کے ذریعہ شہر کی ایک ہزار ٹریفک روشنیوں میں سے ۷۲۰ کو کنٹرول کیا جاتا ہے بالآخر تمام ریڈیوں کے ذریعے کنٹرول کی جائیں گی

کیمیائی پنسلین کی تیاری

طبی استعمال کے لئے پہلی کیمیائی پنسلین تیار کرنی شروع کر دی گئی ہے اس کو بیماری کے خلاف لڑائی میں متعدد پنسلینی ہتھیاروں کا ہراول قرار دیا گیا ہے یہ پندرہ سالہ ریسرچ کے پروگرام کا نتیجہ ہے یہ نیا مرکب جس کا نام سینسلین ہے قدرتی پنسلین کی نسبت زیادہ محفوظ اور قوی الاثر ہے۔ یہ مرکب دوا کا اثر روکنے والے ان جراثیم کا کامیابی سے مقابلہ کرتا ہے جو قدرتی پنسلین کے اثر سے بچ جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس سے کسی قسم کے مضر اثرات نہیں پڑتے

برسٹل لیبارٹریز امریکہ میں سائنسدانوں نے پانچ سو زائد پنسلینیں تیار کی ہیں جن میں سے ۹۰ سے زائد پر انسانی استعمال کے لئے کلینیکی تجربات کئے جا رہے ہیں۔

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

اور خواہ دنیا سائنس اور فلسفہ میں کتنی بھی ترقی کر جائے۔ قرآن کریم کی تعلیمات کے بحر ذخار کے مقابلہ میں قطرہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں ایسے افراد موجود ہیں جو ہر لحاظ سے موجودہ علمی ترقیوں کے باوجود اسلام کے علم و عمل میں فعالیت میں ان کا مقابلہ بھی نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کے مبلغین تہذیب جدید کے گڑھوں میں جا کر باری تعالیٰ کی توحید اور رسالت محمدیہ کا جھنڈا لہرا رہے ہیں اور نہ صرف دیگر مذاہب بلکہ سائنس اور فلسفہ پر اسلام کی سبقت ثابت کر رہے ہیں ؛

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

جماعت احمدیہ کے اڑسٹھویں جلسہ سالانہ کی مختصر روئداد

(بقیہ صفحہ اوّل)

وہ مضطرب ہے دینے کے لئے تم کیوں آگے نہیں بڑھتے اور اس موقع سے کیوں فائدہ نہیں اٹھاتے۔ دعا کرو اور اس عزم سے دعا کرو کہ تم دعاؤں سے نہیں تھکو گے اور اس وقت تک دعائیں کروگے جب تک کہ خدا کی رحمت، اور اس کا فضل تمہاری محرومی کے دنوں کو ختم نہ کر دے۔

مضطرب روحوں کی پکار

اس پُر درد اور اثر انگیز خطاب کے بعد محترم شیخ صاحب موصوف نے حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی خدمت میں درخواست کی کہ وہ دعا کرائیں حضرت مولوی صاحب نے ۳ بجکر ۵ منٹ پر دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے ساتھ ہی آپ کی اقتداء میں ہزاروں ہزار ہاتھ دعا کے لئے فضا میں اٹھ گئے مسیح محمدی کے ان ہزاروں ہزار غلاموں کی روحیں جو اس بابرکت موقع پر مشرق و مغرب سے سمٹ کر یہاں آ جمع ہوئے تھے۔ آن واحد میں آستانۂ الوہیت پر سجدہ ریز ہوگئیں اور اس درد و کرب اور عاجزی و انکساری کے ساتھ حضور ایدہ اللہ کی کامل صحتیابی اور درازی عمر کے لئے دعائیں مانگی گئیں کہ ربوہ کی سرزمین مضطرب روحوں کی آہ و زاری اور چیخ و پکار سے گونج اٹھی کونسی آنکھ تھی جو آنسو نہیں بہا رہی تھی کونسا دل تھا جو خدا کے حضور اپنی التجا پیش کرنے میں ماہی بے آب کی طرح نہیں تڑپ رہا تھا ہچکیوں، سسکیوں اور دردناک آوازوں کا ایک سیلاب تھا جو ہزارہا سینوں سے بیک وقت امڈا چلا آ رہا تھا۔ الغرض یوں معلوم ہوتا تھا کہ اس وقت زمین و آسمان میں ایک تلاطم برپا ہے۔ ہر شخص کی وارفتگی اور اس کی حالت زار اپنے آسمانی آقا سے فریاد کر رہی تھی۔

شور کیسا ہے ترے کوچے میں لیجیو ذرا خبر
خوں نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا

آہ و بکا درد و کرب اور سوز و گداز کا یہ بے نظیر عالم بیس منٹ تک جاری رہا جب کہ ۳ بجکر دس منٹ پر حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے بلند آواز سے آمین کہکر دعا کو ختم کیا اور صاحب صدر نے خود رقت کے عالم میں اپنے آنسو پونچھتے ہوئے اجلاس کے اختتام پذیر ہونے کا اعلان فرمایا

بلاشبہ یہ ایک عجیب نظارہ تھا جو چشم فلک نے دیکھا اور بلاشبہ مبارک ہیں وہ احباب جنہیں جلسہ سالانہ کے ان مقدس ترین لمحات میں دعائے خاص کا یہ انمول موقع میسر آیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جماعت کی ان متضرعانہ دعاؤں کو قبول فرمائے اور اپنے فضل سے حضور کو جلد کامل صحت عطا فرما کر پوری صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی زندگی

ایجنٹ صاحبان متوجہ ہوں!

ماہ جنوری سنہ ۱۹۶۰ء کے بل الفضل کے ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں ارسال کئے جا رہے ہیں۔ ان بلوں کی رقم ۱۰ فروری سے قبل دفتر الفضل میں پہنچ جانی چاہیئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

درج ذیل کاموں کے لئے ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹ کے مطابق پرسنٹیج ریٹ کے سربمہر ٹنڈر زیر دستخطی کو ۴ر فروری ۶۰ء کے ساڑھے بارہ بجے دن تک مطلوب ہیں۔ ٹنڈر مجوزہ فارم پر ارسال کئے جانے چاہئیں۔ یہ فارم اس دفتر سے درج بالا تاریخ کے ساڑھے گیارہ بجے دن تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ یہ ٹنڈر اسی دن ساڑھے بارہ بجے برسرِ عام کھولے جائیں گے۔

کام	تخمیناً لاگت بشمول ٹنڈر پرسنٹیج	زرِ بیعانہ جو ڈویژنل پے ماسٹر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا۔	تکمیل کی مدت
۱۔ پلین نمبر ۵۴۔ بی لاہور اور ایگزیکیو انجینئر پلین لاہور۔ لالہ موسیٰ ۵۹ء کے مطابق شاہدرہ۔ لالہ موسیٰ سیکشن میں پُل نمبر ۲۱۳ کو ۱۲'۔ ۶" کی محرابوں سے ۲۰ سپین تک توسیع دیکر سادھو کے اور کامونکی سٹیشنوں کے مابین اضافی آبی راستہ بنانا۔	۲،۰۰،۰۰۰/- روپے	۴،۰۰۰/- روپے	۷ ماہ
۲۔ پلین نمبر بی۔ ۳ لاہور ایگزیکیو انجینئر پلین نمبر ۲۵۷۰۹ سی کے ۲۔ ۱۰ ایچ این ڈبلیو ۵۹ء کے مطابق چک جھمرہ۔ ہنڈیوالی میں میل نمبر ۳/۱۳۔ ۴ پر ۵ × ۴۰ فٹ گارڈر برج نمبر ۹۹ جس کی بنیاد کنوئیں میں ہے کو ۴۰ فٹ کے دو سپین سے مزید ڈبیل رینا۔	۶۰،۰۰۰/- "	۱۵۰۰/- "	۶ ماہ
۳۔ پلین نمبر بی۔ ۲۴ لاہور چک جھمرہ۔ ہنڈیوالی ۵۹ء کے مطابق چک جھمرہ۔ ہنڈیوالی سیکشن میں چینیوٹ کے قریب میل نمبر ۱۵/۱۶۔ ۱۰۔ ۱ پر ۱۰ × ۶ہیوم پائپ کی زمین دوز نالی کی ۱۶ × ۱۰ فٹ آر سی سلیب سے توسیع کا کام	۹۵،۰۰۰/- "	۲،۰۰۰/- "	چھ ماہ

۲۔ ایسے ٹھیکیدار ٹنڈر ارسال کریں جن کے نام منظور شدہ فہرست میں درج ہوں۔ جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہ ہوں۔ وہ اپنے نام ۴ر فروری ۶۰ء سے قبل ہی درج کرالیں اور ۱ پیسہ کا غذات نامزدگی یعنی مالی حالت اور تجربہ کی بابت اسناد ساتھ لائیں۔

مکمل شرائط دکھائی الف اور ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹ اور اسٹیمیٹ کسی بھی کام کے دن زیر دستخطی کے دفتر میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ ریلوے کی انتظامیہ سب سے کم نرخ کے یا کسی بھی ٹنڈر کو قبول کرنے کی پابند نہیں ہوگی۔ ٹھیکیداروں کے لئے بہتر ہوگا کہ وہ زرِ بیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر لاہور کے پاس ۴ر فروری ۶۰ء سے قبل ہی جمع کرا دیں۔ ٹھیکیداروں کو چاہیئے کہ وہ فیصد نرخ پورے پورے روپیوں میں تحریر کریں۔ روپے، آنے، پائیوں میں تحریر کردہ نرخ مسترد کر دیئے جا سکتے ہیں۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ

نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ لاہور

(۳۵۴۲)

درخواستِ دُعا

جیسا کہ قبل ازیں بھی اخبار الفضل میں درخواست دعا شائع ہوتی رہی ہے خاکسار کی بیوی اور بڑی لڑکی ایک عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ اب لڑکی کو ٹی بی ہسپتال سرگودھا میں برائے علاج داخل کر دیا گیا ہے۔ میری یہ لڑکی ایک سال سے بھی زائد عرصہ سے بیمار ہے۔ اور صاحب اولاد ہے۔

احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس لڑکی کو اور اس کی والدہ کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (عبد الرحمٰن مشین مین ضیاء الاسلام پریس ربوہ)